تبصرے

خلافت وسلطنت قرونِ وسطیٰ کے ایران میں (Caliphate and Kingship in Medieval Persia.) ٹائپ جلی اور روشن ضخامت ۱۸۰ صفحات قیمت للعہ

پتہ :- شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور۔

تیسری صدی ہجری کے آخر سے جب ترک غلاموں کے تسلط و اقتدار اور اندرونی بدنظمی و اختلال کے باعث خلافت عباسیہ میں زوال آنا شروع ہوا تو اس وقت سے لیکر ساتویں صدی ہجری کے نصف اول تک جبکہ ۶۵۶ھ میں ہلاکو خاں کی فوجوں نے تیز و تند آندھی کی طرح خلافت بغداد کے اوراق پارینہ کو ہلاکت و بربادی کی فضا میں پراگندہ کر دیا۔ ایران اور خصوصاً خراساں میں متعدد خود مختار سلطنتیں اور حکومتیں پیدا ہوتی رہیں۔ چنانچہ مشرقی ایران میں طاہری۔ صفاری۔ سامانی۔ غزنوی۔ سلجوقی۔ اور خوارزم شاہی اور مغربی حصہ میں آل بویہ برسرِ حکومت آئے۔ یہ حکومتیں اگرچہ خود مختار تھیں۔ لیکن مسلمانوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے خلافتِ بغداد سے تعلقات استوار رکھنا ضروری سمجھتی تھیں۔ چنانچہ ہر حکومت کا صاحب تخت و تاج دربارِ خلافت سے اپنے لئے پروانۂ حکومت اور خلعت شاہی حاصل کرتا تھا

خلافت وسلطنت کے ان ڈپلومیٹک تعلقات کی تاریخ نہایت دلچسپ اور مطالعہ کے لائق ہے۔ عربی تاریخوں میں متفرق طور پر جزوی واقعات کی شکل میں اس کے متعلق معلومات کا اچھا خاصہ ذخیرہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ لیکن اب تک کوئی کتاب ایسی نہیں تھی جس میں ان تمام معلومات کو یکجا کر کے خلافت وسلطنت کے تعلقات پر مرتب اور مہذب شکل میں روشنی ڈالی گئی ہو۔ ڈاکٹر امیر حسن صاحب صدیقی نے لندن یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے ان تعلقات کی تاریخ کو اپنی ریسرچ کا موضوع بنایا اور مندرجہ بالا